صبر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

تمہید

باب نمبر 1

صبر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔۔۔

باب نمبر 2

احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔مختصر جائزہ۔البتہ مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

تمہید

سورہ ہود آیت 114 پارہ 12

اور صبر کیجیے۔بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیت میں اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو احسان کرنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک سے صبر کرنے والے لوگوں کو دیکھیں اور پھر احسان کرنے والے لوگوں کو دیکھیں۔تو ہم پر صاف واضح ہو جائے گا کہ کہ صبر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔کیونکہ صبر کرنے والے ہی احسان کرنے والے لوگ ہیں۔اور احسان کرنے والے ہی صبر کرنے والے لوگ ہیں۔

صبر کرنے والے لوگوں کو دکھانے کے لیے مجھے کتاب کو دو باب میں تقسیم کرنا پڑے گا۔جن سے آپ جان لیں گے کہ صبر کرنے والے اور احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

جب آپ یہ کتاب پڑھ لیں گے۔تو آپ پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔۔کہ صبر کرنے والے اور احسان کرنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اور اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا مطلب ہے۔اسلام میں آجانا یا مسلم ہونا۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اور غلامی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔جبکہ فرقہ پرست اس کے برعکس زندگی گزارتے ہیں۔اور اپنے اپنے فرقوں کی فرمابرداری اور غلامی ساری زندگی کرتے ہیں۔اور اسی میں ہی ان کو موت آجاتی ہے۔اسلام پر زندگی بسر کرنے والے کی زندگی کے لیے میں مثال دوں گی۔کہ اس کی زندگی روشن دن ہے۔جبکہ فرقہ پرست کی زندگی کے لیے اندھیرے یعنی رات کی مثال دوں گی۔مجھے صرف ایک بات بتائیں۔کہ فرقہ پرست اتنی سی ہی ادھوری آیت کیوں سناتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے۔کیا فرقہ پرستوں کے نزدیک اسلام کا دین یہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہ کی جائے۔اور اپنے فرقوں کی فرمابرداری کی جائے۔یعنی ان کے نزدیک تو سب کچھ ان کے فرقے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت نمبر 159 میں اعلان کر چکے ہیں۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ پرستوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس کی وجہ یہ ہے۔کہ فرقہ پرستی اسلام کا دین نہیں ہیں۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا ہے۔رسول ﷺ کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔۔۔یہ رسول ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرنے والے لوگ ہیں۔۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اپنی فرمابرداری کا دین ہی ہے۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا ہے۔رسول ﷺ کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔۔۔یہ رسول ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرنے والے لوگ ہیں۔۔ آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجیے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور اُمیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہوکر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے یعنی اسلام لایا ہوں اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔یعنی اسلام لائے ہیں۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی اسلام لاتے ہو۔اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی. یعنی مسلم بن گئے تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ قرآن پاک سے پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے

خواتین وحضرات۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

اب میں اس تمہید میں وہ آیات دکھاؤں گی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے وہ لوگ دکھائے ہیں۔جو جہنم کی آگ پر صبر کریں گے۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔جو قرآن پاک کی سچائی میں اختلاف کرتے ہیں۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پرضد میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔

پھر صبر والی اور احسان کرنے والی آیات کا قرآن پاک سے احاطہ کروں گی۔تمہید میں جہنم کی آگ پر صبر کرنے والے لوگوں کو دکھانا اس لیے ضروری ہے۔اس سے متعلق آیات دکھانا اس لیے ضروری ہیں۔کہ اگر ہم نے کسی کو بتانا ہے کہ رات کیا ہوتی ہے۔تو اس کے لیے ایک دفعہ دن دکھانا بہت ضروری ہوتا ہے۔پھر اسے رات کی سمجھ بڑی آسانی سے آجائے گی۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔وہ صبر کرنے والے ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے علم یعنی قرآن پاک میں اختلاف کرنے والے دکھانے بڑے ضروری ہیں۔ تاکہ آپ کو میری اس کتاب کی سمجھ بڑی ہی آسانی سے آسکے۔اور آپ جب یہ کتاب پڑھ لیں ۔تو آپ اپنے بارے میں آسانی سے فیصلہ کرسکتے ہیں۔کہ واقعی آپ کا شمار صبر کرنے اور احسان کرنے والوں میں سے ہے۔یا کوئی فرقہ پرست ہیں۔یعنی کسی فرقے کی غلامی کرنے والے ہیں۔جس کو جہنم کی آگ پر صبر کرنا پڑیگا۔

قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کرنے والے جہنم کی آگ پر صبر کرنے والے لوگ ہوں گے۔ یہ فرقے بنانے والے لوگ ہیں۔ جو احادیث کے زریعے قرآن پاک کے سچ کو چھپاتے ہیں ۔اسطرح قرآن پاک سے ہدایت کے بجائے گمراہی خرید تے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ2

جو لوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا۔وہ ضد میں بڑی دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچائی کے ساتھ نازل کی تھی۔۔ مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔وہ ضد میں بہت دور چلے گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچا نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں جہنم کی آگ پر صبر کرنے والے لوگ وہ ہوں گے۔جنھوں نے قرآن پاک کے بتائے ہوئے سچ میں اختلاف کیا ہوگا۔یعنی ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کے سچ مین اختلاف کرنے والے لوگ فرقے بنانے والے ہیں۔جن کے نام نہاد مفسر قرآن پاک کی سچائی میں اختلاف کر کے فرقے بناتے ہیں ۔اوران کے پیروکاران کی اطاعت میں قرآن پاک کو چھپاتے ہیں۔

اگر یہ لوگ یعنی فرقہ پرست جو عذاب خرید رہے ہیں۔اگر یہ اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کر کے قرآن پاک کا سچ بیان کرنے لگیں۔تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دیں گے۔ آئیں آیات میں دیکھتے ہیں۔کفر کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اوران کے پاس واضح دلائل بھی آچکے ہیں۔یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ سجدہ آیات 23 تا 30 پارہ 21

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی۔بس آپ اِس کے ملنے میں شک نہ کریں۔اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت بنایا تھا۔اور جب انہوں نے صبر کیا۔تو ہم نے ان میں کئی امام بنائے۔جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔
بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اس سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کیا۔جن گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔بے شک اس میں بڑے معجزے ہیں۔تو کیا وہ سنتے نہیں۔کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف چلاتے ہیں۔پھر ہم اس کے ذریعے کھیتی نکالتے ہیں۔کہ اس میں سے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔تو کیا وہ دیکھتے نہیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ اگر تم سچے ہو۔تو فیصلے کا دن کب ہوگا۔آپ ﷺ کہہ دو کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔بس آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے۔اور انتظار کریں ۔اور بے شک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

سورہ ہود آیت 110 پارہ 12

اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف پیدا کر لیا گیا۔اور اگر آپ کے رب طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہو گئی ہوتی۔تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور وہ اس قرآن پاک کی طرف سے یقیناً شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔

خواتین وحضرات:

جو حال لوگوں نے تورات کے ساتھ کیا ہے۔وہی حال قرآن پاک کے ساتھ بھی کیا ہے۔ہمارے فرقہ پرستوں نے عجیب وغریب کہانیاں بنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے دور کر دیا ہے۔شک اور تذبذب میں مبتلا کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اگر میں یہ بات پہلے سے طے نہ کر لیتا۔یعنی قیامت کا دن نہ مقرر ہوتا۔تو ان میں فیصلہ کر دیتا۔

سورہ یونس آیت 19 پارہ 11

اور سب لوگ صرف ایک ہی اُمت تھے۔پھر ان میں اختلاف کیا۔اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی۔تو جس بات میں وہ ایک دوسرے میں اختلاف کر رہے تھے اس کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

خواتین وحضرات:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے ایک اُمت بنایا ہے۔مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک میں اختلافات پیدا کر لیے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اگر میں یہ بات پہلے سے طے نہ کر لیتا۔یعنی قیامت کا دن نہ مقرر ہوتا۔تو ان میں فیصلہ کر دیتا۔

سورہ شوریٰ آیت 14 پارہ 25

اور انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔صرف سرکشی اور آپس کی ضد کی وجہ سے فرقے بنائے۔اور اگر ایک مقرر وقت تک کے لیے بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بے شک ان کے بعد جو لوگ کتاب کے وارث ہوئے۔وہ اس کے متعلق شک تذبذب میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو اپنا علم کہا ہے۔مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک میں اختلافات پیدا کر لیے۔جس کی وجہ صرف آپس کی ضد اور سرکشی ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اگر میں یہ بات پہلے سے طے نہ کر لیتا۔یعنی قیامت کا دن نہ مقرر ہوتا۔تو ان میں فیصلہ کر دیتا۔

سورہ شوریٰ آیت 24 پارہ 25

کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا۔اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔بے شک وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام کے زرریعے ثابت کرتا ہے۔یعنی قرآن پاک جھوٹ کو مٹانے کے لیے آیا ہے۔

باب نمبر 1

صبر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ ہود آیت 11 پارہ 12

بیشک جن لوگوں نے صبر کیا، اور صالح اعمال کیے۔ان لوگوں کے لیے بخشش ہے۔اور بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔اور فرما رہے ہیں۔کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ جو لوگ صبر کریں گے اور صالح عمل کریں گے ان لوگوں کے اللہ تعالیٰ گناہ بخش دیں گے۔اور ان کو بہت بڑا اجر دیں گے۔

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں۔کہ صبر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔جو صالح عمل کرتے ہوں گے ۔تو انکے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

صبر کسے کہتے ہیں۔اس بارے میں قرآن پاک سے ایک مثال دکھا رہی ہوں۔تا کہ صبر سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت شعیبؑ کا ایک مکمل خطاب ہے جو وہ اپنی قوم سے کر رہے ہیں۔حضرت شعیبؑ فرماتے ہیں۔ ایک گروایسا ہے جو تم میں سے اُس پر ایمان لاتا ہے۔جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔یعنی کتاب اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا۔تو تم صبر کرو۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورہ اعراف آیات 85 تا 87 پارہ 8

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔تو تم ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔اگر تم ایمان والے ہو۔اور ہر ایک راستے پر نہ بیٹھا کرو۔کہ لوگوں کو ڈراؤ۔اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہو۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور اس وقت کو یاد کرو۔جب تم تھوڑی تعداد میں تھے۔اُسنے تمھیں زیادہ کر دیا۔اور دیکھو کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔اور ایک گروایسا ہے جو تم میں سے اُس پر ایمان لاتا ہے۔جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا۔تو تم صبر کرو۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت شعیبؑ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو وہ اپنی قوم سے کر رہے ہیں۔حضرت شعیبؑ فرماتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔تو تم ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر ایک راستے پر نہ بیٹھا کرو۔کہ لوگوں کو ڈراؤ۔اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب سے روکتے ہو۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور اس وقت کو یاد کرو۔جب تم تھوڑی تعداد میں تھے۔اُسنے تمھیں زیادہ کر دیا۔اور دیکھو کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔اور ایک گروایسا ہے جو تم میں سے اُس پر ایمان لاتا ہے۔جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا۔تو تم صبر کرو۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

رسول ﷺ کا خطاب۔کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے صبر کرنے والے لوگ ہیں۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیت 108 تا 109 پارہ 11

آپ کہہ دیجیے کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آچکا ہے۔اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔اور صبر کریں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔
آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے رسول ﷺ صبر کا حکم دے رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم دے رہے ہیں۔

سورہ عصر آیات 1 تا 3 پارہ 30

قسم ہے زمانے کی کہ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اور صالح عمل کرتے رہے۔اور ایک دوسرے کو حق یعنی سچ یعنی قرآن پاک کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ زمانے کی قسم! کہ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔مگر وہ لوگ نقصان میں نہیں ہیں۔جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔قرآن پاک کے مطابق عمل کئے۔اور ایک دوسرے کو سچ کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے۔کہ زمانہ چاہے کوئی بھی ہو۔چاہے وہ عیسیٰؑ کے زمانے کے لوگ ہوں یا آدمؑ کے زمانے کے لوگ ہوں۔یا قیامت کے قریب کوئی لوگ ہوں اُن لوگوں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔جو ایمان والے ہوں گے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے۔ایسے لوگ کسی بھی دور میں ہوں۔یہ لوگ نقصان میں نہیں ہوں گے۔جبکہ اس کے علاوہ ہر دور کے لوگ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔کیونکہ وہ فرقہ پرست لوگ ہوں گے۔یعنی کافر لوگ ہوں گے۔کسی نہ کسی فرقے پر ہوں گے۔مگر اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب پر نہیں ہوں گے۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیئے۔مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔پھر وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنا اور رحم کی وصیت کرنا۔یہ لوگ دائیں جانب والے ہیں۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہو گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرنے والے لوگ دائیں جانب والے لوگ ہیں۔یعنی ان کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا۔یعنی نافرمانی کی یعنی فرقے بنائے۔وہ بائیں جانب والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔

سورہ ہود آیت 49 پارہ 12

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے آپ ﷺ ان کو نہیں جانتے تھے۔اور نہ آپ ﷺ کی قوم۔پس صبر کرو۔بے شک اچھا انجام پرہیزگاروں کا ہی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک غیب کا علم ہے۔اس سے پہلے آپ ﷺ ان کو نہیں جانتے تھے۔اور نہ آپ ﷺ کی قوم۔ پس صبر کرو۔ بے شک اچھا انجام پرہیزگاروں کا ہی ہے۔

آپ نے دیکھا

غیب کی باتیں جب اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی طرف وحی کیں۔تو آپ ﷺ بھی جان گئے اور آپ کی امت بھی جان گئی۔ یعنی قرآن پاک کو جان گئے۔لہذا صبر کرو۔بے شک اچھا انجام پرہیزگاروں کا ہی ہے۔یعنی وحی کی اطاعت کرنے والوں کا انجام اچھا ہے۔یعنی قرآن پاک جو رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ہے۔ پرہیزگار یعنی جو اسے سچ مانیں گے۔اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کریں گے۔اور صبر کریں گے۔ان کا انجام اچھا ہے۔

غیب کا علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔یعنی وحی کو کہتے ہیں۔ آئیں اس کی تصدیق قرآن پاک سے کرتے ہیں۔تاکہ صبر کرنے والے لوگ سمجھ میں آسکیں۔

سورہ روم آیات 57 تا 60 پارہ 21

پھر اُس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی۔اور نہ اُن سے توبہ قبول کی جائے گی۔اور ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن پاک میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔اور اگر آپ ﷺ انکے سامنے کوئی معجزہ پیش کریں۔تو کافر یہی کہیں گے۔کہ تم تو جھوٹ بنانے والے ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔جو علم نہیں رکھتے۔آپ ﷺ صبر کریں۔بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے۔آپ ﷺ کو بے صبر نہ کردیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کو معجزہ نہ دینے کی وجہ بیان کی گئی ہے۔کہ لوگ پھر بھی آپ کو جھوٹا ہی سمجھیں گے۔ااس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو معجزہ نہیں دیا۔

جو لوگ علم نہیں رکھتے اور یقین نہیں رکھتے۔ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر قسم کی مثالیں دے چکے ہیں۔مگر ظالم یعنی فرقہ پرستوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ایسے ہی لوگوں کی معذرت اور توبہ قبول نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے درمیان ہونے والی اس ساری گفتگو کو جھٹلاتا ہے۔وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کررہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کرلیا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردے گا۔اور ان کی حالت درست کردے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ ان لوگوں نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اواور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے ان رسول کے مجرموں کا ساتھی بننا ہے۔یا اللہ تعالیٰ کا ساتھی بننا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور رہنمائی کرنے کے لیے کافی ہے۔اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھی بن گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گناہ معاف کرکے بخش دے گا۔اور آپ کے بنے ہوئے نام نہاد مفسر خود کو چھڑانے کی ذرا بھی اہلیت نہیں رکھتے۔کیونکہ یہ اللہ اور اسکے رسول کے مجرم ہیں۔

سورہ فاطر آیات 5 تا 8 پارہ 22

اگروہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے ۔شیطان تمھیں دنیا کی زندگی میں تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔اور نہ تمھیں دھوکے باز اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے۔ پس تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔وہ تو اپنی پارٹی کی طرف بلاتا ہے۔تاکہ وہ سب جہنمی ہو جائیں۔وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے ۔اور صالح عمل کرتے رہے۔اُن کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔پھر کیا جس کے بُرے اعمال اُسے خوبصورت بنا کر دکھائے جا رہے ہوں۔اور وہ انہیں اچھا سمجھے۔بے شک االلہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔۔گمراہ کرتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے۔ہدایت دیتا ہے۔پس آپ ﷺ ان پر حسرت کے مارے جان نہ دے دیں۔بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کئے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے ۔کیونکہ یہ لوگ دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن گئے ہیں۔اور دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو ان سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ حسرت کے مارے ان لوگوں پر غم کے مارے جان نہ دے دیں۔بے شک جو وہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔دوسری قسم کے لوگ ایمان والے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صالح عمل کرتے ہیں۔ایمان والوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ طور آیات 48 تا 49 پارہ 27

اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کرو۔بے شک آپ ﷺ ہماری نگاہ میں ہو۔تم جب کھڑے ہوتے ہو۔ تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔رات کو بھی اُس کی تسبیح کرو۔اور اُس وقت جب ستارے پلٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کرو۔بے شک آپ ﷺ ہماری نگاہ میں ہو تم جب کھڑے ہوتے ہو۔ تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔رات کو بھی اُس کی تسبیح کرو۔اور اُس وقت جب ستارے پلٹتے ہیں۔یعنی صبح کے وقت۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔کہ صبر کا مطلب ہے۔مرتے دم تک قرآن پاک کی صبر سے اطاعت کرنا۔استقامت

سورہ نحل آیات 41 تا 42 پارہ 14

اور وہ لوگ جنہوں اللہ تعالیٰ کے لیے ہجرت کی۔اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔تو ہم انہیں دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے۔اور آخرت میں تو بہت بڑا اجر دیں گے۔کاش وہ علم رکھتے۔جن لوگوں نے صبر کیا۔اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کریں۔اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔تو انہیں اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے۔اور آخرت میں تو بہت بڑا اجر دیں گے۔کاش وہ علم رکھتے۔جن لوگوں نے صبر کیا۔اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔کہ صبر کا مطلب ہے۔مرتے دم تک قرآن پاک کی صبر سے کی اطاعت کرنا۔

سورہ نحل آیات 126 تا 128 پارہ 14

اور اگر تم سختی کرو تو اتنی ہی سختی کرو۔جتنی تم پر کی گئی۔اور اگر تم صبر کرو۔تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔اور آپ ﷺ صبر کریں۔اور آپ کا صبر کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔اور آپ اُن لوگوں کا غم نہ کھائیں۔اور وہ جو تدبیریں کرتے ہیں۔اس سے تنگ دل نہ ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے۔جو پرہیزگار ہیں۔اور احسان کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور اگر تم سختی کروتو اتنی ہی سختی کرو۔جتنی تم پر کی گئی۔اور اگر تم صبر کرو۔تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔اور آپ ﷺ صبر کریں۔اور آپ کا صبر کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔اور آپ اُن لوگوں کا غم نہ کھائیں۔اور وہ جو تدبیریں کرتے ہیں ۔اس سے تنگ دل نہ ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے۔جو پرہیز گار ہیں۔اور احسان کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔کہ صبر کا مطلب ہے۔مرتے دم تک قرآن پاک کی صبر سے اطاعت کرنا ہے۔اگر ان صبر کرنے والوں کے ساتھ کوئی سختی کرتا ہے۔تو جواب میں صبر والے اپنا بدلہ لے سکتے ہیں۔اور اگر صبر کر لیں۔تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ صبر والی آیات میں لوگوں کا رویہ رسول ﷺ سے دیکھ سکتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو لوگوں کے رویے پر صبر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔کہ آپ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کا آپ ﷺ کے ساتھ کیا رویہ تھا۔

سورہ ق آیات 38 تا 40 پارہ 26

اور بے شک ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا سی بھی تھکان لاحق نہیں ہوئی۔بس آپ ﷺ صبر کریں جو وہ کہتے ہیں۔اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کریں۔سورج نکلنے سے پہلے اور سورج نکلنے کے بعد اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدے کے بعد بھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بے شک ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا سی بھی تھکاوٹ نہیں ہوئی۔بس آپ ﷺ صبر کریں جو وہ کہتے ہیں۔اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کریں سورج نکلنے سے پہلے اور سورج نکلنے کے بعد اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدے کے بعد بھی۔

سورہ مومن آیت 55 پارہ 24

بس صبر کرو بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔اپنے گناہ کی معافی مانگو۔اور صبح اور شام اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس صبر کرو بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔اپنے گناہ کی معافی مانگو۔اور صبح اور شام اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو۔

سورہ طٰہٰ آیت 130 پارہ 16

جو باتیں یہ لوگ کرتے ہیں۔پھر آپ ﷺ ان پر صبر کرو۔اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔سورج نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کرو۔اور دن کے کناروں پر بھی۔تا کہ آپ راضی ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔پھر آپ ﷺ ان پر صبر کرو۔جو باتیں یہ لوگ کرتے ہیں۔اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔سورج نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کرو۔اور دن کے کناروں پر بھی۔تا کہ آپ راضی ہو جائیں۔

سورہ آل عمران آیات 141 تا 142 پارہ 4

تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پاک اور صاف کر دے۔اور کافروں کو مٹا دے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جہاد کے لیے معلوم ہی نہیں کیا۔اور نہ صبر کرنے والوں کو معلوم کیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پاک اور صاف کر دے۔اور کافروں کو مٹا دے۔کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جہاد کے لیے معلوم ہی نہیں کیا۔اور نہ صبر کرنے والوں کو معلوم کیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر آپ جہاد کو قرآن پاک سے معلوم کرنا چاہیں۔تو اس کے لیے اس طرح کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو۔یا اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کرو۔دونوں باتوں کا ایک ہی مطلب ہے۔قرآن پاک کے لیے کوشش کرنا۔اور جو لوگ مرتے دم تک قرآن پاک کی اطاعت کریں گے۔وہ صبر کرنے والے ہوں گے۔یعنی یہ آیات اس وقت رسول ﷺ پر نازل ہوئیں جب وہ قرآن پاک کا پیغام دنیا تک پہنچانے آئے۔اور جب رسول ﷺ کو کافروں یعنی مختلف قسم کے فرقہ پرستوں کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔اور ان کا مقابلہ کرنا پڑا۔

سورہ آل عمرآن 145 تا 148 پارہ 4

۔اور کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مرسکتا۔وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔اور جو کوئی دنیا میں ثواب چاہتا ہے۔اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت میں ثواب چاہتا ہے۔اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔اور نہ ہی دبے۔اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔بس وہ یہ کہتے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ ۔اور ہمیں کافر قوم پر نصرت دے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ٓآپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے لوگوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔اور نہ ہی دبے۔اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔بس وہ یہ کہتے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔اور ہمیں کافر قوم یعنی اس دور کے فرقہ پرستوں پر نصرت دے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔کہ صبر کا مطلب ہے۔مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کتاب پر صبر سے اطاعت کرنا ہے۔

سورہ زمر آیت 10 پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو اے میرے غلاموں جو ایمان لائے ہو۔اپنے رب سے ڈرو۔جنہوں نے دنیا میں احسان کیے۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے۔بے شک جو لوگ صبر کرتے ہیں ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

ٓآپ نے دیکھا۔کہ اس آیت میں رسول ﷺ ان دائریکٹ خطاب کر رہے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا رہے ہیں۔فرماتے ہیں۔اے میرے غلاموں جو ایمان لائے ہو۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہو اور اس کی اطاعت کرتے ہو۔اپنے رب سے ڈرو۔جنہوں نے دنیا میں احسان کیا۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دی ان کے لیے بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے۔بے شک جو لوگ صبر کرتے ہیں ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔کہ صبر کا مطلب ہے فیصلے کے دن تک صبر سے قرآن پاک کی اطاعت کرنا۔

سورہ فرقان آیت 58 پارہ 19

اور اُس خدا پر بھروسہ رکھو۔ جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں ہے۔ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔ اپنے غلاموں کے گناہوں سے اُس کا باخبر ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور اُس خدا پر بھروسہ رکھو۔ جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں ہے۔ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔ اپنے غلاموں کے گناہوں سے اُس کا باخبر ہونا کافی ہے۔

سورہ اعراف آیات 132 تا 137 پارہ 9

اورانہوں نے کہا۔ کہ آپ ہمارے پاس کوئی بھی معجزہ ہمارے پاس لے آئیں۔ کہ اس کے ساتھ ہم پر جادو کردیں۔ پھر بھی ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کہ یہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں۔ پھر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔

اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا۔ تو کہتے اے موسیٰؑ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔ جیسا کہ اُس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اگر آپ یہ عذاب ہم سے دور کردیں تو ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ان سے ایک خاص مدت تک کے لیے عذاب کو ہٹا دیتے۔ جس کو وہ پہنچنے والے ہی تھے۔ تو وہ اس وقت وعدہ توڑ دیتے۔ پھر ہم نے ان سے انتقام لے لیا۔ ہم نے انہیں سمندر میں غرق کردیا۔ کیونکہ وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے۔ اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ اور ہم نے اُن لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے مشرق ومغرب کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کی بہترین بات بنی اسرائیل پر پوری ہوگئی۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم کو برباد کردیا۔ جو بلند وبانگ دعوے کرتی تھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔ اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ اور کسی طرح بھی موسیٰؑ پر ایمان لانے کے لیے آمادہ نہیں تھے۔ اور آخرکار ایک بڑے عذاب نے ان کا قصہ ختم کردیا۔ جبکہ بنی اسرائیل کی قوم جو صبر کے ساتھ موسیٰؑ کے ساتھ تھی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے مشرق اور مغرب کا مالک بنا دیا۔

ورفرعون اور اس کی قوم کو برباد کردیا۔ جو بلند وبانگ دعوے کرتی تھی۔ جبکہ اُن کی ہر چیز عمارات سمیت تمام مال واسباب بھی صبر کرنے والوں کے پاس آگیا۔ کیونکہ قوم غرق ہوئی تھی۔ مال اور اسباب تو محفوظ ہی تھا۔

سورہ سجدہ آیات 23 تا 30 پارہ 21

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی۔ بس آپ اِس کے ملنے میں شک نہ کریں۔ اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت بنایا تھا۔ اور جب انہوں نے صبر کیا۔ تو ہم نے ان میں کئی امام بنائے۔ جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔ اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ کردے گا۔ جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اس سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کیا۔ جن گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بے شک اس میں بڑے معجزے ہیں۔ تو کیا وہ سنتے نہیں۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف چلاتے ہیں۔ پھر ہم اس کے زریعے کھیتی نکالتے ہیں۔ کہ اس میں سے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔ تو کیا وہ دیکھتے نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو فیصلے کا دن کب ہوگا۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ بس آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے۔ اور انتظار کریں۔ اور بے شک وہ بھی انتظار کررہے ہیں۔

سورہ ابراہیم آیات 9 تا 18 پارہ 13

کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں۔ نوحؑ عاد اور ثمود کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں دیے۔ اور کہا۔ جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اس کے نافرمان رہیں گے۔ اور جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمھیں اس لیے بلا رہا ہے۔ کہ تمھارے گناہ معاف کردے۔ اور ایک وقت مقرر تک تمھیں مہلت دے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو۔ تم یہ چاہتے ہو۔ کہ ہمیں ان کی بندگی یعنی غلامی سے روک دو۔ جن کی ہمارے باپ دادا بندگی یعنی غلامی کرتے آئے ہیں۔ پھر ہمارے پاس دلیل لاؤ۔ رسولوں نے کہا۔ کہ بے شک ہم تو صرف انسان ہیں

۔لیکن اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے۔احسان کر دیتا ہے۔اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔کہ ہم تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ پیش کرسکیں۔اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔اور ہم اللہ تعالیٰ پر کیوں نہ بھروسہ کریں۔حالانکہ اُس نے ہمیں راستوں کی ہدایت دی ہے۔اور تم جو ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ہم اس پر صبر کریں گے۔اور بھروسہ رکھنے والوں کو اُس پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔اور جنھوں نے نافرمانی کی۔انہوں نے اپنے رسولوں سے کہا۔کہ ہم تمھیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔یا تم ہمارے طریقے پر واپس آجاؤ۔پھر ان کے رب نے ان کی طرف وحی کی۔کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔اور یقیناً ان کے بعد تمھیں زمین میں آباد کر دیں گے۔یہ اُس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔اور میرے عذاب سے ڈرے۔اور انہوں نے فیصلہ مانگا۔پھر اللہ تعالیٰ نے ہر جابر اور سرکش کو ناکام کر دیا۔اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔مگر وہ مرے گا نہیں۔اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ان لوگوں کی مثال جنھوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔جو کچھ انہوں نے کمایا۔اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اُن لوگوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔کہ جب ہر دور میں رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی کتاب لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔تو لوگ اُن کے ساتھ کیا کیا کرتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ رسول یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے کو اپنے ملک سے نکالنے کی سازشیں کرتے ہیں۔یہ سب کچھ وہ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کرتے ہیں۔اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام ناگوار ہوتا ہے۔جب کہ رسول خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے راستے ہوتے ہیں۔اس پیغام کو قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دینے تھے۔مگر لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتے۔جبکہ باپ دادا کے راستے پر بھروسہ کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ایسے سارے لوگوں کو سرکش اور جابر کہتے ہیں۔یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔بلکہ یہ سارے مل کر رسول کے بھرپور خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور اس طرح ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔مگر وہ مرے گا نہیں۔اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ان لوگوں کی مثال جنھوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔جو کچھ انہوں نے کمایا۔اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔

ان آیات میں رسولوں نے واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو احسان کہا۔رسولوں پر اللہ تعالیٰ احسان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی کتاب کا علم دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا احسان قرآن پاک موجود ہے۔ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں۔یا رسول ﷺ کو جھٹلانے والے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان لوگوں کی مثال جنھوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔جن پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔جو کچھ انہوں نے کمایا۔اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

صدیوں پہلے قرآن پاک سکھانے کے نام پر کچھ لوگ بڑھے۔جنہیں نام نہاد مفسر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔انہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ان آیات میں بتایا گیا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ آیات والے لوگ اپنے پسند کے معجزے مانگتے رہے۔رسول ﷺ نے سارے قرآن پاک کے ذریعے یہی بتایا کہ معجزے دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے سارے قرآن پاک میں یہی کہا کہ یہ قرآن واضح دلائل ہے۔مگر نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد کر کے دشمنی کر کے رسول ﷺ کے لیے معجزے ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ان فرقہ پرستوں کو قرآن پاک سے جواب دیا جائے۔تو نہ صرف اس انسان کی چمڑی اُدھیڑ ڈالتے ہیں بلکہ اس کو گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔اس طرح یہ نام نہاد رسول ﷺ کو جھٹلانے اور اللہ تعالیٰ کی دشمنی میں بہت آگے نکل گئے ہیں اور پوری قوم کو گمراہ کیا ہوا۔ان جھٹلانے والوں کے لیے جہنم تاک میں ہے۔اے فرقہ پرستوں رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن کو جھٹلانے والو۔آخر جانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔تم لوگوں نے قرآن کو جھٹلایا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا عذاب تم جیسے ضدی لوگوں کے لیے پکا ہے۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ یعنی مسلم بن رہے ہیں۔ وہ فرعون سے کہتے ہیں۔ اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمیں پر صبر عطا کر۔ اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ اور ہمیں فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔ کہ صبر کا مطلب ہے۔ مرتے دم تک قرآن پاک کی صبر سے اطاعت کرنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ یعنی استقامت اب جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں مسلم اور مجرم کا فرق واضح کیا جا رہا ہے۔ آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ تو کیا ہم فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔ جس میں تم پڑھتے ہو۔ یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے۔ وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر زلت چھا رہی ہو گی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو خبر بھی نہیں ہو گی۔ اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔ کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب ہے۔ کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔ بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ صبر کریں۔ اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔ اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔ تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔ اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔ پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔ اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔ جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔ تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلموں اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے ہی فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہو گا۔ کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ اور ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہے۔ فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔ جس میں فرقہ پرستوں کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔ مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔ اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کر لیگا۔ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا۔ وہ کرے گا۔ فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے رب نام نہاد مفسر ہیں۔ جو اس طرح کی غلط ملط گھٹیا کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ ان نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں اپنی کتابیں قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے ان کو دے رکھی ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے کا کام ہر فرقے میں جاری ہے۔ ان نام نہاد مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اور قسمیں ہوتیں ہیں۔ جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ کہ انہوں نے بھی ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔ نعوذ باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔ یعنی رسول ﷺ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ پرہیزگار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہو گا۔ پھر مجرموں کا انجام دکھایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر زلت چھا رہی ہو گی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف

لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جو قرآن پاک کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو کس طرح کا سجدہ کرتے ہیں۔جس میں الفاظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔بغیر سمجھے کا سجدہ۔اصل دلی سجدے تو اپنے نام نہاد مفسر کو کرتے ہیں۔جس سے وہ نماز سیکھتے ہیں۔جیسے وہ نماز سکھاتے ہیں۔ان کی مرضی کی ساری نماز پڑھتے ہیں۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی نماز پڑھتے ہیں۔تمام فرقے والے دوسروں کی نماز کو غلط ثابت کرتے ہیں۔کیا ان کے نام نہاد مفسر کے کہنے سے ان کی نماز قبول ہو جائیگی۔وضو کا طریقہ یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔نماز کا طریقہ یہ بتاتے ہیں۔قرآن پاک کا مطلب یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔دنیا کے سارے کام یہ بتاتے ہیں پھر یہ دوسرے نام نہاد مفسروں کو قبول کیوں نہیں کرتے۔اُن کے پیچھے ان کی نماز کیوں نہیں ہوتی۔ان کے جنازے پڑھنے سے ان کے نکاح کیوں ٹوٹ جاتے ہیں۔اس لیے ان کی نماز نہیں ہوتی کہ وہ ان کے نام نہاد مفسر کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں ہوتی۔ان کے نکاح بھی اسی لیے ٹوٹتے ہیں۔کہ ان کا نام نہاد مفسر کہتا ہے۔کیا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسر کو رب نہیں بنایا۔جس طرح نام نہاد مفسر نکاح جوڑتا ہے۔پھر جڑ جاتا ہے۔یہ سارے کام ان فرقوں کے نام نہاد مفسر کرتے ہیں۔اس طرح لوگوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ کر ان نام نہاد مفسروں کی کتابیں پکڑ رکھی ہیں۔رسول ﷺ تو ان کے پاس غیب کا علم یعنی قرآن پاک لائے تھے۔جس میں سارے طریقے تھے۔یہ قرآن پاک کو پکڑ نہیں سکے۔کیا رسول ﷺ نے ان سے کوئی اجر یعنی پیسے مانگ لیے ہیں۔یا اس کے بدلے میں کوئی تاوان مانگ لیا تھا۔کہ قرآن پاک ان کی دسترس سے باہر ہو گیا تھا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔کہ لوگوں کے برے رویے پر صبر کریں۔اور یونسؑ کی طرح بے صبرے نہ ہوں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور کس طرح کوشش کریں گے کہ آپ کے قدم ڈگمگا دیں۔کافروں کا یہ رویہ رسول ﷺ کے ساتھ تھا اور آج بھی یہی رویہ فرقہ پرستوں کا قرآن پاک کے ساتھ ہے۔یاد رکھیں کہ للہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔اور کتاب کہتے ہیں۔اور اپنی کتاب کے مقابلے میں کسی کی کتاب کو نہیں مانتے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔۔اور کتاب بھی ایک ہے۔اور بس۔رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات دیکھ کر فرقہ پرست ان کو جھٹلانے کے لیے تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔کان کھول کر سن لو۔ایسے تمام لوگوں کو جواب ہے۔یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔اور یہ کسی کے باپ دادے کی جاگیر نہیں ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔یاد رکھیں کہ للہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔اور اپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کو کچھ نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔۔اور کتاب بھی ایک ہے۔اور پہنچانے والے رسول ﷺ ہیں۔

سورہ احقاف۔آیت 35۔پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجئے۔جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجئے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو لوگوں کے رویے پر صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی مثال دے رہیں۔کہ آپ ﷺ صبر کیجئے۔جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام یعنی قرآن پاک کو پہنچا دیجیے۔اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو ان لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ رہنے کی تلقین کی ۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو ان لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ رہنے کی تلقین کی کہ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ اور دوسری قسم کے لوگ وہ دکھائے ہیں۔ جن کے دل قرآن پاک سے غافل ہیں۔ ان آیات میں دونوں کا انجام دکھایا گیا ۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت نہ کرو۔ جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔ اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ تو یقیناً ہم ان کے عمل ضائع نہیں کرتے۔ جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب ثواب ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ ان آیات میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالی پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی رسول ﷺ سے خطاب کر رہے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو اللہ تعالی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ ان آیات میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔ اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے عذاب کا ذکر ہے۔ آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔ بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہی ظالم ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اور اللہ تعالی کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ ان آیات میں کا فریعنی ظالم کا مستقبل دکھایا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو ان لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 120 تا 126 پارہ 9

اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ۔ جو موسیٰ اور ہاروں کا رب ہے۔ فرعون نے کہا۔ کہ تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے ۔ اور یہ تو ایک چال ہے جو انہوں نے اس شہر میں اس کے لیے چلی ہے۔ تا کہ اس میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دے۔ سو تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں تمھارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ وہ کہنے لگے۔ بے شک ہم سب تو اللہ تعالی کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر۔ اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

خواتین وحضرات!

آپ جانتے ہیں۔ کہ صبر کا مطلب ہے۔ مرتے دم تک قرآن پاک کی صبر سے اطاعت کرنا۔

سورہ دھر 23 تا 24 پارہ 29

بیشک ہم نے آپ ﷺ پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا۔ بس صبر کریں۔ اپنے رب کے حکم کے لیے۔ اور کسی گناہ گار اور کفر کرنے والے کی اطاعت نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ بیشک ہم نے آپ ﷺ پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا۔ بس صبر کریں۔ اپنے رب کے حکم کے لیے۔ اور کسی گناہ گار اور کفر کرنے والے کی اطاعت نہ کریں۔

سورہ مزمل۔ آیت 9 پارہ 29

اور آپ ﷺ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیے۔ اور سب کو چھوڑ کر صرف اسی کے ہو جایئے وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بس آپ اسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے۔ اور صبر کریں جو وہ کہتے ہیں۔ اور اچھے انداز میں ان سے الگ رہیے۔ اور ان خوش حال جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں۔ اور ان کو تھوڑا مہلت دیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق نہیں۔ جس کی غلامی کی جائے۔ اسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے اور سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہو جایئے۔ اور صبر کریں جو وہ کہتے ہیں۔ اور اچھے انداز میں ان سے الگ رہیے۔ اور ان خوش حال جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں۔ اور ان کو تھوڑی مہلت دیں۔

آل عمران آیات 184 تا 186 پارہ 4

پھر اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلا دیں تو وہ آپ سے پہلے کئی رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ جو واضح دلائل اور صحیفے اور کتابیں لے کر آئے تھے۔ ہر انسان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور بیشک قیامت کے دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر جو کوئی آگ سے دور رکھا جائے۔ اور جنت میں داخل کیا گیا۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو ایک سامان دھوکہ ہے۔ تم اپنے جانوں اور مالوں میں ضرور آزمائے جاؤ گے۔ اور ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی۔ اور ان سے جو مشرک ہیں بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گار رہو۔ تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب رسول ﷺ سے ہے۔ اور جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

پھر اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلا دیں تو وہ آپ سے پہلے کئی رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ جو واضح دلائل اور صحیفے اور کتابیں لے کر آئے تھے۔ ہر انسان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور بیشک قیامت کے دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر جو کوئی آگ سے دور رکھا جائے۔ اور جنت میں داخل کیا گیا۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو ایک سامان دھوکہ ہے۔ تم اپنے جانوں اور مالوں میں ضرور آزمائے جاؤ گے۔ اور ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی۔ اور ان سے جو مشرک ہیں بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گار رہو۔ تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں مشرک فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔ جو لوگ رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک پر عمل کریں گے۔ ان کو ان سے بہت اذیت ناک باتیں سننا پڑیں گی۔ نمبر 1 وہ لوگ جن کو قرآن پاک سے پہلے کتاب ملی۔ یعنی تورات اور انجیل وغیرہ۔ اور نمبر 2 مشرک لوگوں سے۔

خواتین وحضرات!

مشرک فرقہ بنانے والوں کو کہتے ہیں۔ آئیں قرآن پاک سے ایک آیت کے ذریعے دیکھتے ہیں۔

فرقہ پرست کہتے ہیں کہ یہ وظیفہ کرو۔ گناہ معاف ہو جائیں گے۔۔ جب کہ قیامت والے دن ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گے۔ وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ وہ کہیں گے۔ ہم کو اس اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا ہے۔ یہ لوگ جہنم پر صبر کریں گے۔

سورہ حٰم سجدہ۔ آیت 19 تا 26۔ پارہ 24

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ پھر گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ پاس آ جائیں گے تو ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گے۔ وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ وہ کہیں گے۔ ہم کو اس اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا ہے۔ اور اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور اسی کے پاس تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ اور تم چھپ نا سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ بلکہ تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام جو تم کرتے ہو۔ جانتا ہی نہیں ہے۔ اور تمہارے اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں رکھتے تھے۔ تم کو برباد کر دیا۔ اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔ اب اگر وہ صبر کریں تو دوزخ ہی ٹھکانہ ہے اور اگر وہ توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی اور ہم نے ان کے ساتھ دنیا میں برے ساتھی لگا دیے تھے۔ جو ان کے اگلوں اور پچھلوں کو ان کی نظر میں خوبصورت بنا کر دکھاتے تھے۔ اور انسانوں اور جنوں میں سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی بات سچی ثابت ہوئی۔ بے شک وہ سب نقصان اُٹھانے والوں میں سے رہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور شور مچاؤ۔ تا کہ تم غالب آ جاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دشمن یعنی کافر یعنی فرقہ پرستوں کی آنکھیں اور کھال ان کے متعلق گواہی دیں گی۔ اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو کافر تھے یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست تھے

ایسے لوگ پہلی امتوں میں بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ قرآن پاک کی باتوں کو نہ سنا جائے اور اس طرح کا شور مچایا جائے کہ قرآن پاک کی باتیں غالب نہ آ سکیں۔ زرا ان فرقہ پرستوں کی تفسیریں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک ایک بات کو جھٹلانے کے لیے کیا کیا پاپڑ بیلتے ہیں۔ تا کہ کوئی قرآن پاک کی بات کو نہ سمجھ سکے۔ زرا ان سے یہی پوچھ لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ تو ان کے جوابات سنیں۔ کیسے اپنی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے پر لے آئیں گے۔ دلیلوں کے لیے۔ اپنی نافرمانی چھپانے کے لیے دلیلیں دیں گے۔ جس طرح شیطان اپنی نافرمانی چھپانے کے لیے اکڑ گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرستوں کو قرآن پاک میں کافر مشرک مرتد منافق اور ظالم کہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو لوگ قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے

سورہ البقرہ۔ آیات 153 تا 157۔ پارہ نمبر 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم تمہیں ضرور خوف بھوک اور مال اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیں۔ وہ لوگ جنہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بے شک اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور یہ ہی ہدایت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں اور انہیں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمتیں بھیجتے ہیں اور صرف یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا پھر انہوں نے جھٹلائے جانے پر صبر کیا

خواتین وحضرات!

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو معجزہ دینے سے انکار کر دیا۔مگر فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلا سنے والے ہیں کیونکہ وہ قرآن پاک کی مخالفت میں رسول ﷺ کے ساتھ سینکڑوں معجزے ثابت کرتے ہیں،اس طرح رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں

سورہ انعام۔آیات 33 تا 39۔پارہ 7

بیشک ہم جانتے ہیں کہ بیشک آپ ﷺ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو وہ کہتے ہیں بیشک وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔اور بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا پھر انہوں نے جھٹلائے جانے پر صبر کیا۔اور انہیں تکلیف پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ہماری مدد اُن کو پہنچ گئی۔پس اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں آپ کو پہنچ چکی ہیں تاہم اگر لوگوں کا منہ پھیرنا تم سے برداشت نہیں ہوتا تو اگر تم کچھ کر سکو۔تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ لو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس معجزہ لاؤ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔لہذا جاہلوں میں سے نہ ہونا۔بیشک قبول تو وہ کرتے ہیں۔جو لوگ سننے والے ہیں۔اور مردوں کو تو انہیں اللہ ہی اٹھائے گا پھر واپس لائیں جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ اس نبی ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا آپ کہہ دیجیے۔بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ معجزہ نازل کر دے۔لیکن ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اور زمین میں جتنے چلتے والے جانور ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں۔سب تمہاری طرح کی قسمیں ہیں ہم نے کتاب لکھنے میں کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ سننے والا انسان اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بات قبول کرنے والا ہے ورنہ وہ مردہ ہے اور ایسے مرے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا۔جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لائے جائیں گے ایسے لوگوں نے کہا کہ اس نبی پر پہلے انبیاء کی طرح معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ کہہ دیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی سا بھی معجزہ نازل کر دے لیکن ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے یعنی کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ زمین پر جتنے چلنے والے حیوانات ہیں اور آسمان پر اڑنے والے پرندے ہیں یہ انسانوں کی طرح کی ہی اقسام ہیں۔ہم نے کتاب لکھنے میں کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے ر جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔یہ معجزہ مانگنے والوں کو جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو معجزہ نہیں دیں گے۔اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کوئی بات نہیں چھوڑی۔یعنی ہر بات لکھ دی ہے۔ور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

قبول کرنے والے تو سیدھا راستہ پا لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیں گے۔

خواتین وحضرات!

چونکہ یہ لوگ نبی ﷺ سے معجزہ طلب کرتے تھے جیسے پہلے انبیاء کے ساتھ معجزے آئے تو اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں ان لوگوں نے معجزے لانے والے انبیاء کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تھا اور انہوں نے صبر کیا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کر رہے ہیں اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کوئی بات نہیں چھوڑی۔یعنی ہر بات لکھ دی ہے۔اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔

یہ آپ ﷺ کو نہیں جھٹلا رہے بلکہ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں اور یہی کچھ معجزہ کے ساتھ آنے والے انبیاء کے ساتھ بھی کیا۔لہذا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے معجزے کا اتارنا مسترد کرتے ہوئے فرمایا تاہم اگر تم سے لوگوں کی بے رخی برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کوئی طاقت ہو تو آسمان یا زمین سے ان لوگوں کیلئے معجزہ لانے کی کوشش کرو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہذا ان کی باتوں پر دھیان نہ دیں یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والوں کو معجزے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ تو اللہ

کی آیات کوقبول کرنے والے ہوتے ہیں۔قبول تو وہی لوگ کرتے ہیں جو سننے والے ہیں سمجھنے والے ہیں اور معجزے طلب کرنے والے لوگ تو مردہ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ خود ہی اٹھائے گا۔

خواتین وحضرات!

آج بھی آپ کوقرآن پاک سے فیض حاصل کرنے والے لوگ نہیں ملیں گے معجزوں کی پرستش کرنے والے لوگ ملیں گے۔

اگرہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی آیات پر عمل نہ کیا جائے۔بلکہ اسے جھوٹا سمجھا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔وہی کافر ہیں اور جولوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کوخدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کررہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کرلیا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو نہیں جھٹلائیں گے۔بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا نافرمانی کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردے گا۔اور ان کی حالت درست کردے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تمام آیات جو معجزوں سے متعلق ہیں۔اسے جھٹلاتے ہیں اور معجزے ثابت کرتے رہتے ہیں۔اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اوار رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے ان رسول ﷺ کے مجرموں کا ساتھی بننا ہے۔یا اللہ تعالیٰ کا ساتھی بننا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور رہنمائی کرنے کے لیے کافی ہے۔اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھی بن گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گناہ معاف کر کے بخش دے گا۔اور آپ کے بنے ہوئے نام نہاد مفسر خود کو چھڑانے کی زرا بھی اہلیت نہیں رکھتے۔کیونکہ یہ اللہ اور اسکے رسول کے مجرم ہیں۔

- سورہ روم آیات 57 تا 60 پارہ 21

پھر اُس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی۔اور نہ اُن سے توبہ قبول کی جائے گی۔اور ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن پاک میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔اور اگر آپ ﷺ انکے سامنے کوئی معجزہ پیش کریں۔تو کافر یہی کہیں گے۔کہ تم تو جھوٹ بنانے والے ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔جو علم نہیں رکھتے۔آپ ﷺ صبر کریں۔بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے۔آپ ﷺ کو بے صبر نہ کردیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کو معجزہ نہ دینے کی وجہ بیان کی گئی ہے۔کہ لوگ پھر بھی آپ کو جھوٹا ہی سمجھیں گے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو معجزہ نہیں دیا۔

جو لوگ علم نہیں رکھتے اور یقین نہیں رکھتے۔ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر قسم کی مثالیں دے چکے ہیں۔مگر ظالم یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرستوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ایسے ہی لوگوں کی معذرت اور توبہ قبول نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات

اگرہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے درمیان ہونے والی اس ساری گفتگو کو جھٹلاتا ہے۔وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کررہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ

کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دے گا۔اور ان کی حالت درست کر دے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ ان لوگوں نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے ان رسول ﷺ کے مجرموں کا ساتھی بننا ہے۔یا اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ساتھی بننا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور رہنمائی کرنے کے لیے کافی ہے۔اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھی بن گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گناہ معاف کر کے بخش دے گا۔اور آپ کے بنے ہوئے نام نہاد مفسر خود کو چھڑانے کی زرا بھی اہلیت نہیں رکھتے۔کیونکہ یہ اللہ اور اسکے رسول کے مجرم ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 32 تا 34۔پارہ 7

اور دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشہ ہے البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو پرہیز گار ہیں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔بیشک ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں حقیقت یہ ہے یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سے انکار کرتے ہیں اور بیشک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا اور انہوں نے جھٹلانے اور ازیتوں پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آپہنچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور آپ کے پاس بعض رسولوں کے حالات آچکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ لوگوں کی باتیں آپ ؐ کو غمگین کرتی ہیں کہ جب یہ لوگ رسول ؐ کو جھٹلاتے ہیں

بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا رسول ؐ کو جھٹلانا ہے جو لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلا کر رسول ؐ کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ رسول ؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھنا اور ان کی اطاعت کرنا رسول ؐ کو سچ سمجھنے اور ان کی اطاعت کے مترادف ہے۔

سورہ السجدہ آیات 20 تا 24 پارہ 21

ہم انہیں (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں۔اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا ۔جسے اس کے پروردِگار کی آیات سے نصیحت کی جائے۔پھر وہ اس سے منہ موڑ لے۔ہم یقیناً ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے ۔اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔لہٰذا آپ کو اس کتاب کے ملنے میں شک میں نہ رہنا چاہیے۔یہ کتاب بنی اسرائیل کے لیے ہدایت تھی۔جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے کئی پیشوا بنا دیئے۔جو ہمارے حکم سے ان کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

خواتین حضرات

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ سجدہ آیات 23 تا 30 پارہ 21

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی۔ بس آپ اِس کے ملنے میں شک نہ کریں۔اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت بنایا تھا۔اور جب انہوں نے صبر کیا۔تو ہم نے ان میں کئی امام بنائے۔ جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ کردے گا۔جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اس سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کیا۔جن گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔بے شک اس میں بڑے معجزے ہیں۔تو کیا وہ سنتے نہیں۔کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف چلاتے ہیں۔پھر ہم اس کے زریعے کھیتی نکالتے ہیں۔کہ اس میں سے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔تو کیا وہ دیکھتے نہیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ اگر تم سچے ہو۔تو فیصلے کا دن کب ہوگا۔آپ ﷺ کہہ دو کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔بس آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے۔اور انتظار کریں ۔اور بے شک وہ بھی انتظار کررہے ہیں۔

سورہ سبا آیات 15 تا 21 پارہ 22

بے شک اہل سبا کے لیے ان کی بستی میں ایک معجزہ تھا۔جس کے دائیں اور بائیں طرف باغ تھے۔اپنے رب کے رزق میں سے کھاؤ۔اور شکر کرو۔اس کا پاکیزہ شہر ہے۔اور رب بڑا بخشنے والا ہے۔پھر انہوں نے منہ موڑ لیا۔تو پھر ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیج دیا۔اور ہم نے ان کے دو باغوں کے بدلے میں انہیں دو ایسے باغ دے دیے۔جس میں بدمزہ اور جھاؤ اور کچھ بیری کے درخت تھے۔یہ ہم نے سزا دی تھی۔جو کفر انہوں نے کیا تھا۔اور ہم صرف کفر کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔اور ہم نے ان کو اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم برکت دے رکھی تھی۔بستیاں آباد کررکھی تھی۔اور ہم نے ان بستیوں کے ظاہر راستے پر چلنے کی منزلیں مقرر کررکھی تھیں۔کہ رات اور دن دونوں میں امن اور چین سے چلو پھرو۔ پھر وہ کہنے لگے۔اے ہمارے رب۔ ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے۔اور انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔تو ہم نے ان کو احادیث بنادیا۔اور ان کو ریزہ ریزہ کردیا۔ بیشک اس میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لیے معجزہ ہے۔اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو صحیح پایا۔پھر انہوں نے اس کی اطاعت کی۔سوائے ایمان والوں کے ایک گروہ کے۔

اور شیطان کا غلبہ ان پر کچھ نہ تھا۔سوائے اس کے تاکہ معلوم ہوجائے۔کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اس سے جو ان کی نسبت شک میں ہیں۔اور آپ کا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے۔ایک وہ جو لوگ صبر اور شکر کرنیوالے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔اور دوسرے قسم کے لوگ جو ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرکے فرقے بنالیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی کتاب والے لوگ ایمان والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان پر شیطان کا کائی غلبہ نہیں ہوتا۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ کفر کرنے والے اللہ تعالیٰ کی اچھی باتوں میں اختلاف کرنے والے ہوتے ہیں۔

سورہ ہود آیات 110 تا 115 پارہ 13

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے مقرر نہ ہوہوتی ۔تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔ اور وہ یقیناً شک میں پڑے ہوئے ہیں۔اور بے شک تمہارا رب اُن سب کو قیامت کے دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔بے شک جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔تو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔آپ اور وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی۔اور آپ کے ساتھ ہیں۔قائم رہیے۔اور نہ بڑھو۔بے شک تم جو کچھ کرتے ہو ۔اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکیں۔جو ظالم ہیں۔ورنہ تمھیں بھی آگ چھولے گی۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہ ہوگا۔پھر تمھیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔اور دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کے پہلے حصوں میں نماز کو قائم رکھو۔یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔اور یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔اور صبر کیجیے۔بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قوموں کی مثال دی ۔یعنی موسیٰ ﷺ کی قوم کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی۔تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے مقرر نہ ہوہوتی ۔تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔

اور وہ یقیناً اس سے گہرے شک میں ہیں۔ اور بے شک تمھارا رب اُن سب کو قیامت کے دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ بے شک جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ اور ان لوگوں سے بات کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

تو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ آپ اور وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی۔ اور آپ کے ساتھ ہیں۔ قائم رہیے۔ اور نہ بڑھو۔ بے شک تم جو کچھ کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکیں۔ جو ظالم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی طرف سے شک میں ہیں۔ ورنہ تمھیں بھی آگ چھو لے گی۔ اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہ ہوگا۔ پھر تمھیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کے پہلے حصوں میں نماز کو قائم رکھو۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اور یہ قرآن پاک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لے۔ اور صبر کیجیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے۔ وہ لوگ جنہوں نے تورات میں اختلاف کیا۔ اس کی نصیحت میں شک کیا۔ اور دوسری قسم کے وہ لوگ جو قرآن پاک کی نصیحت ماننے والے ہیں۔ یعنی۔ رسول ﷺ اور ان کے ساتھی جو تائب ہو چکے ہیں۔ ایسی باتوں سے ۔ پھر انہیں نماز کا حکم دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اور یہ قرآن پاک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لے۔ اور صبر کیجیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔اور یہ دوسری قسم کے لوگ صبر کرنے والے اور احسان کرنے والے ہیں۔ کیونکہ یہ قرآن پاک کی نصیحت ماننے والے ہیں۔

سورہ ہود آیات 6 تا 11 پارہ 12

اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے۔ کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو۔ اور وہ ان کے زندگی کے ٹھکانے کو جانتا ہے۔ اور جہاں سونپا جاتا ہے۔ اسے بھی یہ سب واضح کتاب میں موجود ہے۔ اور وہی ہے جس نے چھ دنوں میں زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اُس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور اگر آپ کہیں کہ موت کے بعد بیشک تمھیں زندہ کیا جائے گا۔ تو وہ لوگ جنہوں نے نافرمانی کی ہے۔ ضرور کہیں گے کہے شک یہ تو واضح جادو ہے۔

اور اگر ہم کچھ مدت تک عذاب روکتے ہیں۔ تو کہنے لگتے ہیں۔ کہ کونسی چیز اسے روک رہی ہے۔ سنو جس دن ان پر عذاب آ گیا۔ تو ان کو گھیر لے گا اور ان سے ٹلے گا نہیں۔ جس عذاب کا وہ مذاق اُڑاتے ہیں۔

اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے رحمت بخشیں۔ پھر اس سے اس کو چھین لیں۔ تو وہ بیشک نا اُمید نافرمان ہو جاتا ہے۔

اور اگر ہم ان کو تکلیف پہنچانے کے بعد کسی نعمت کا مزہ چکھائیں۔ تو کہنے لگتا ہے۔ کہ سب سختیاں مجھ سے دور ہو گئیں۔ بے شک وہ بڑا اترانے والا مغرور ہے۔ بے شک جن لوگوں نے صبر کیا، اور صالح اعمال کیے۔ ان لوگوں کے لیے بخشش ہے۔ اور بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے۔ ایک وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرتے ہیں۔ اور رسول ﷺ جو قرآن پاک کے ذریعے انہیں بتاتے ہیں۔ اس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جن لوگوں نے صبر کیا، اور صالح اعمال کیے۔ ان لوگوں کے لیے بخشش ہے۔ اور بہت بڑا اجر ہے۔ آئیں ان لوگوں کو اس سے اگلی والی آیات میں غور سے دیکھتے ہیں۔

سورہ ہود آیات 11 تا 24 پارہ 12

بیشک جن لوگوں نے صبر کیا، اور صالح اعمال کرتے رہے۔ ان لوگوں کے لیے بخشش ہے۔ اور بہت بڑا اجر ہے۔

ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے۔ آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں۔ جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ اور اس سے آپ کا دِل تنگ ہو۔ کہ وہ یہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یا وہ یہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے۔ آپ ﷺ کہیے کہ اگر تم سچے ہو۔ تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو تم بلا سکو بلا لو۔ پھر اگر وہ تمھیں جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے علم سے نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ پھر کیا تم اس کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔ اور جو انسان دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے۔ تو ہم ان کو پورے اعمال کا بدل دیتے ہیں۔ اور ان کو دنیا میں کم نہیں دیا جاتا۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن

کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔اور برباد ہوگئے۔وہ کام جوانہوں نے کیے۔ اس میں جھوٹ ہے۔جو وہ کیا کرتے تھے۔

پھر جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل رکھتا ہو۔پھر اس رب کی طرف سے ایک گواہ وہی پڑھ کر سنائے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام ور رحمت تھی۔یہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور ان گروہوں میں سے جو کوئی س کی نافرمانی کرے۔تو اس کے لیے آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے۔لہٰذا آپ اس میں شک نہ کریں ۔بلاشبہ وہ تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔پھر بھی اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔جو اللہ پر جھوٹ بنائے۔ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔اور گواہ کہیں گے۔کہ یہی لوگ ہیں۔جو اپنے رب پر جھوٹ بناتے تھے۔سنو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں۔اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی نہیں ہوگا۔ان کو دگنا عذاب ہوگا۔کیونکہ نہ وہ سنتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔اور جو وہ جھوٹ وہ بناتے تھے وہ ان سے گم ہوگئے۔کوئی شک نہیں۔کہ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔اور انہوں نے صالح عمل کیے۔اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے۔یہی لوگ جنتی ہیں ۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے۔جیسے ایک اندھا ہو۔اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے۔کیا دونوں کی حالت برابر ہے۔تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

سورہ احقاف۔آیت 35۔پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجئے۔جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجئے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ مومنون آیات 101 تا 111 پارہ 18

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔تو ان کے درمیان کوئی رشتہ باقی نہ رہے گا۔اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا۔اس دن جن کے پلڑے بھاری ہونگے۔وہ کامیاب ہونگے۔جس کے پلڑے ہلکے ہونگے۔وہ وہی لوگ ہونگے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔آگ اُن کے چہروں کو جھلسا دے گی اور وہ اس میں بدصورت ہوں گے۔" کیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتیں تھی " اور تم ان کو جھٹلا دیتے تھے۔وہ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی۔اور ہم گمرہ لوگ تھے۔اے ہمارے رب "ہم کو اس سے نکال" پھر اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بے شک ہم ظالم ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔"دفعہ ہو جاؤ تم اور مجھ سے باتیں نہ کرو" بیشک میرے غلاموں کا ایک گروہ تھا۔وہ کہتے تھے۔اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے۔بس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے پھر تم اُن کا مذاق اُڑاتے تھے۔یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا۔تو تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا بدلہ دے دیا ہے۔اور بیشک آج وہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن ظالم لوگ اپنا قصور مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کی منت سماجت کریں گے۔کہ اے ہمارے رب ہمیں ایک دفعہ جہنم سے نکال دے۔ہم دوبارہ ویسا ہی ظلم کریں۔تو پھر ظالم ٹھہرا دینا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔مجھ سے دفع ہی رہو۔اور اس آگ میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔جب تمھیں میری آیات سنائی جاتی تھی۔تو تم انہیں جھٹلا دیتے تھے وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی۔

خواتین وحضرات

یہ لوگ جہنم میں جھلس رہے ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کہ میرے ایمان والے غلاموں کا گروہ تھا۔تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔اور اسی ہنسی مذاق نے تمھیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھی بھلا دیا تھا۔بلاشبہ آج وہی نصیحت والے یعنی قرآن پاک والے لوگ کامیاب ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 191 تا 200 پارہ 4

جولوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوتے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پراللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔اے میرے رب تونے اس کو بے فائدہ پیدانہیں کیا۔تو پاک ہے۔بس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔اے میرے رب جس کو تونے جہنم میں داخل کر دیا۔تو تونے اُسے زلیل کر دیا۔اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔کہ اپنے رب پر ایمان لے آوٗ۔تو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تونے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوانہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔اور جنہیں میرے راستے میں تکلیف دی گئی۔اور وہ لڑے اور مارے گئے۔یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کردوں گا۔اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔

اور بے شک کتاب والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔نیز اور اس سے پہلے جو کتابیں ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔ایمان رکھتے ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو۔اور لگے رہو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تا کہ تم کامیاب ہو جاوٗ۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو رسول ﷺ کی دعوت کی وجہ سے اپنے رب پر ایمان لے آئے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر نہیں بیچتے۔انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو۔اور لگے رہو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تا کہ تم کامیاب ہو جاوٗ۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو زمین اور آسمانوں کی پیدائیش میں غور کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتے ہیں
اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تونے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوانہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔پھر اللہ تعالیٰ لوگوں دوسری قسم دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔

جنہیں میرے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر تکلیف دی گئی۔اور وہ لڑے اور مارے گئے۔یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کردوں گا۔اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کی تیسری قسم دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

سورہ ابراہیم آیت 5 پارہ 13

اور بے شک موسیٰ کو ہم نے اپنی آیات دے کر بھیجا۔کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاوٗ۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاوٗ۔بے شک ان میں صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کے لیے معجزے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ بے شک موسیٰ کو ہم نے اپنی آیات دے کر بھیجا۔ کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔ بے شک ان میں صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کے لیے معجزے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔ آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ ابراھیم آیات 5 تا 9 پارہ 13

اور بے شک موسیٰ کو ہم نے اپنی آیات دے کر بھیجا۔ کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔ بے شک اس میں صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کے لیے معجزے ہیں۔

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔ جو اس نے تم پر کی۔ جب اُس نے تمھیں فرعون کی قوم سے نجات دی۔ جو تمھیں بُرا عذاب دیا کرتے تھے۔ اور تمھارے بیٹوں کو زبح کرتے تھے۔ اور تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائیش تھی۔ اور جب تمھارے رب نے اعلان کیا۔ کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔ اور کفر کرو گے تو بے شک میرا رب شدید عذاب دینے والا ہے۔ اور موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم اور وہ سب کے سب جو زمین میں ہیں اگر تم کفر کرو۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے تھے۔ نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں لوٹائے ۔ اور کہا جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک ہم اس کے کافر ہیں۔ اور بے شک جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔ یعنی وہ دن جب فرعون ان پر ظلم کرتا تھا۔ جو تمھیں بُرا عذاب دیا کرتے تھے۔ اور تمھارے بیٹوں کو زبح کرتے تھے ۔ اور تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائیش تھی۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو تورات دی۔ اور موسیٰ کو بھیجا تو ان کی حالت بدل گئی۔ تورات کے آنے سے وہ فرعون کے مقابل جا کھڑے ہوئے۔۔

۔خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں موسیٰ تورات کے بارے میں اپنی قوم سے فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو یعنی تورات کو یاد کرو۔ جو اس نے تم کو دی۔ جب اُس نے تمھیں فرعون کی قوم سے نجات دی۔ جو تمھیں بُرا عذاب دیا کرتے تھے۔ اور تمھارے بیٹوں کو زبح کرتے تھے۔ اور تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائیش تھی۔ اور جب تمھارے رب نے اعلان کیا۔ کہ اگر تم شکر کرو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر رہو گے۔ تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔ اور کفر یعنی نافرمانی کرو گے تو بے شک میرا رب شدید عذاب دینے والا ہے۔ اور موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم اور وہ سب کے سب جو زمین میں ہیں اگر تم کفر کرو۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے تھے۔ نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں لوٹائے۔ اور کہا جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک ہم اس کے کافر ہیں۔ یعنی نافرمان ہیں۔ اور بے شک جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے

باب نمبر 2

احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔تا کہ احسان کرنے والے لوگوں کی سمجھ آجائے۔البتہ مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ کو بھیجا۔اور لوگ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں یا بغیر سمجھے پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

اگر ہم قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ گمراہی سے نکل آئیں گے۔اگر ہم نے قرآن پاک سے حکمت بھری تعلیم حاصل نہ کی۔ اور خود کو پاک نہ کیا یعنی اپنی اصلاح نہ کی تو ہم وہ لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔جس کا سورہ فاتحہ میں زکر ہے۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اوراس کاٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا بغیر سمجھے پڑھ رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آج ہم قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ سے حکمت والی آیات سیکھیں گے۔تا کہ گمراہی سے نکل آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ انسان احسان کرنے والا ہے۔۔جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اُس سے بہتر اور کس کے دین ہو سکتا ہے۔

سورہ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کے دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو یکسو تھے۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہورہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداراں میں شامل ہوجائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی کا نہیں ہوسکتا۔اس آیت میں احسان کرنیوالے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔

اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھارہے ہیں۔یہ وہ انسان ہوگا۔جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔یعنی مسلم بن جائے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا یا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے احسان کرنے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔

جولوگ بھی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دیں گے۔اورایمان لائیں گے۔ان کی اس گواہی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔اور یہ احسان کرنے والےلوگ ہیں۔

المائدہ آیات83 تا86 پارہ7

اور جو کچھ رسولؐ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔جب اسے سنتے ہیں۔تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اس لیے کہ وہ سچ کو پہچان گئے ہیں ۔کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔اور ہم تو یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔بس اُن کی اس بات کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں باغات عطا کرے گا۔جس میں نہریں جاری ہونگی۔جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جب وہ لوگ جو قرآن پاک سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔یعنی ہم قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔

اب قیامت تک آنے والے جولوگ بھی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دیں گے۔اور ایمان لائیں گے۔ان کی اس گواہی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔اور یہ احسان کرنے والےلوگ ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہے۔جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی سچائی کی تصدیق کرتا ہےa ن کے لئے ان رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔

سورہ زمر آیات32 تا36 پارہ24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ان کے لئے ان رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کردے۔اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہے۔جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی سچائی کی تصدیق کرتا ہے ۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام اس نے دنیا میں کیے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرکے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں کی بھی بات کررہے ہیں۔کافر قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کیلیے جہنم کافی ہے۔ان سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں۔ان کا ٹھکانہ جہنم کافی ہے۔

۔جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔اور ان کے لیے جنتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی ہے۔

سورہ مرسلات آیات 41 تا50 پارہ29

بیشک پرہیز گار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں۔ جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان عمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔اس دن جھٹلانے والواں کے لیے تباہی ہے۔کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اُٹھالو۔ بیشک تم مجرم ہو۔تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہوسکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں احسان کرنے والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بیشک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں ۔اور جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ۔تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ دنیا میں قرآن پاک کے آگے نہیں جھکیں گے۔اور اسے جھٹلائیں گے۔ان کے لیے قیامت کا دن تباہی کا دن ہوگا۔

خواتین وحضرات!

ان تین مثالوں سے میں نے آپ کو احسان کرنے والے انسان کو دکھایا۔امید ہے۔کہ آپ کو احسان کرنے والا انسان قرآن پاک سے نظر آ گیا ہوگا۔

خواتین وحضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔یہ ظالم ہیں۔جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔اور ان کے لیے جنتیں ہیں۔یعنی فرقے نہ بنانے والے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے والے اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے ہوئے۔اور اس طرح احسان کرنے والے ہوئے۔

سورہ زمر آیت10 پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو کہ جو ایمان لائے اور اپنے رب سے ڈرتے رہے۔جنھوں نے احسان کیا ان کے لیے دنیا میں بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔ جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرما رہے ہیں۔کہ جو ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کرتے رہے۔اور اپنے رب سے ڈرتے رہے۔یعنی جنھوں نے احسان کیا ان کے لیے دنیا میں بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ جو ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ان احسان کرنیوالوں کے لیے دنیا میں بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

سورہ عنکبوت آیات 67 تا68 پارہ21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے اور جب اُس کے پاس سچ آئے۔تو اسے جھٹلادے۔کیا کافروں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو ہمارے لیے کوشش کریں گے۔تو ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ظالم وہ انسان ہے۔ جو جھوٹ بناتا ہے۔ اور جب قرآن پاک کا سچ اُس کے پاس آتا ہے۔ تو اس کو جھٹلا دیتا ہے۔ تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے کے لیے کوشش کریں گے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دیں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپ نے دیکھا۔

جو اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دیں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ قرآن پاک کے لیے کوشش کرنے والے احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

احسان کرنے والے لوگ کیا کرتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنھوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی پرہیز گار ہے۔ اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام کیئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

رسولوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے۔ احسان کر دیتا ہے

سورہ ابراہیم آیات 9 تا 18 پارہ 13

کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ نوح عاد اور ثمود کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں دیے۔ اور کہا۔ جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اس کے نافرمان رہیں گے۔ اور جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمھیں اس لیے بلا رہا ہے۔ کہ تمھارے گناہ معاف کر دے۔ اور ایک وقت مقرر تک تمھیں مہلت دے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو۔ تم یہ چاہتے ہو۔ کہ ہمیں ان کی غلامی سے روک دو۔ جن کی ہمارے باپ دادا غلامی کرتے آئے ہیں۔ پھر ہمارے پاس دلیل لاؤ۔ رسولوں نے کہا۔ کہ بے شک ہم تو صرف انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے۔ احسان کر دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ ہم تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ پیش کر سکیں۔ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ پر کیوں نہ بھروسہ کریں۔ حالانکہ اُس نے ہمیں راستوں کی ہدایت دی ہے۔ اور تم جو ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ ہم اس پر صبر کریں گے۔ اور بھروسہ رکھنے والوں کو اُس پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور جنھوں نے نافرمانی کی۔ انہوں نے اپنے رسولوں سے کہا۔ کہ ہم تمھیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا تم ہمارے طریقے پر واپس آ جاؤ۔ پھر ان کے رب نے ان کی طرف وحی کی۔ کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ اور یقیناً ان کے بعد تمھیں زمین میں آباد کر دیں گے۔ یہ اُس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔ اور میرے عذاب سے ڈرے۔ اور انہوں نے فیصلہ مانگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر جابر اور سرکش کو ناکام کر دیا۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔ اور

انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔مگر وہ مرے گا نہیں۔اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔جو کچھ انہوں نے کمایا۔اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول اللہ تعالیٰ کے احسان کو تسلیم کر رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو لوگوں میں سے منتخب کرتا ہے۔یہ رسولوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو اپنے پیغام کیلیے منتخب کرتا ہے۔ان آیات میں اُن لوگوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔کہ جب رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی کتاب لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔تو لوگ اُن کے ساتھ کیا کیا کرتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ رسول یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے کو اپنے ملک سے نکالنے کی سازشیں کرتے ہیں۔یہ سب کچھ وہ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کرتے ہیں۔اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام ناگوار ہوتا ہے۔جب کہ رسول خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے راستے ہوتے ہیں۔اس پیغام کو قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دینے تھے۔مگر لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتے۔جبکہ باپ دادا کے راستے پر بھروسہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے سارے لوگوں کو سرکش اور جابر کہتے ہیں۔یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔بلکہ یہ سارے مل کر رسول کے بھرپور خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور اس طرح ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔مگر وہ مرے گا نہیں۔اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے۔اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔جن پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔جو کچھ انہوں نے کمایا۔اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔

ان آیات میں رسولوں نے واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو احسان کہا۔رسولوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی کتاب کا علم دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا احسان قرآن پاک موجود ہے۔ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں۔یا رسول ﷺ کو جھٹلانے والے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔جو کچھ انہوں نے کمایا۔اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔یہی دور کی گمراہی ہے۔یعنی ان کے اعمال یعنی نمازیں حج وغیرہ ان کے کسی کام نہیں آئیں گی۔

خواتین وحضرات

کچھ دہائی پہلے قرآن پاک سکھانے کے نام پر کچھ لوگ بڑھے۔جنہیں نام نہاد مفسر کا نام سے یاد کیا جاتا ہے۔انہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ان آیات میں بتایا گیا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ آیات والے لوگ معجزے مانگتے رہے۔جبکہ رسول ﷺ نے سارے قرآن پاک کے زریعے یہی بتایا کہ معجزے دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے سارے قرآن پاک میں یہی کہا کہ یہ قرآن واضح دلائل ہے۔مگر نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد کر کے دشمنی کر کے رسول ﷺ کے لیے معجزے ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ان فرقہ پرستوں کو قرآن پاک سے جواب دیا جائے۔تو نہ صرف اس انسان کی چمڑی اُدھیڑ ڈالتے ہیں بلکہ اس کو گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔اس طرح یہ نام نہاد رسول ﷺ کو جھٹلانے اور اللہ تعالیٰ کی دشمنی میں بہت آگے نکل گئے ہیں اور پوری قوم کو گمراہ کیا ہوا۔ان جھٹلانے والوں کے لیے جہنم تاک میں ہے۔انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ہر جابر اور سرکش کو ناکام کر دے گا۔اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔مگر وہ مرے گا نہیں۔اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔یہ ان لوگوں کی مثال ہے۔جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔

فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن کو بہت جھٹلایا ہے۔زرا ان کی تفسیریں پڑھیں۔آخر جانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔تم لوگوں نے قرآن کو جھٹلایا ہے۔اللہ تعالیٰ کا عذاب تم جیسے ضدی لوگوں کے لیے ہی بنا ہے۔

سورہ انعام آیات 51 تا 55 پارہ 7

اور آپ ﷺ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجیے۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ نہ اُن کا حساب آپ ﷺ کے ذمہ ہے۔ اور نہ آپ ﷺ کا حساب اُن کے ذمہ ہے۔ اگر آپ ﷺ اُنہیں کر دیں گے۔ تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے آزمایا ہے۔ تا کہ وہ کہیں کہ کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر ہم میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان کیا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے۔ اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔ تم پر رحم کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات۔۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگوں کا کیا مرتبہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں کو خود سے دور کیا۔ تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ یعنی اگر میری نافرمانی کی۔ تو تمھارا شمار نافرمانوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات۔۔

پھر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں۔ کہ ایمان والے لوگوں کو اسلام وعلیکم کہیے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اُن سے کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرنا اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔

خوتین وحضرات۔۔

اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے لوگ ہیں۔ لوگوں میں سے یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ یعنی قرآن پاک والے لوگ۔

آپ ﷺ کے دور میں لوگ اُن لوگوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔

لوگ اُن پر طنز کستے۔ کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ بہت احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے

خواتین وحضرات۔۔

آج بھی کسی سے قرآن پاک کی بات کرو۔ تو وہ اسے کسی خاطر میں نہیں لاتے۔ کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو کافی نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگوں کی قدر اور منزلت دکھائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں امیری غریبی خوب صورتی بدصورتی کوئی چیز نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں اور ایمان والوں کا مرتبہ اور درجہ دکھایا گیا ہے۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔۔

ہمارے ہاں فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے احسان کو بلکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو نئے نئے انداز اور دین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زریعہ بتا رہے ہیں۔ حالانکہ اصل سچ تو قرآن پاک کا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت ۹۹ کے پہلے حصے میں فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ کی زمہ داری صرف یہی ہے۔ کہ پیغام پہنچا دیں۔

جو قرآن پاک کو بھلائی سمجھتا ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔ اور جو قرآن پاک کو پہلے لوگوں کی کہانیاں سمجھتا ہے وہ کافر ہے۔ جیسا کہ فرقہ پرست شان نزول کی آڑ میں احادیث پر مبنی کہانیاں سناتے ہیں،

سورہ نحل آیات 24 تا 32 پارہ 14

یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ تا کہ قیامت والے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں۔ جن کو بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے "۔ خبردار " وہ بُرا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ ان سے پہلے بھی لوگ چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انکے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑا۔ اور ان پر چھت اوپر سے گر پڑی۔ اور ان پر عذاب آیا۔ جہاں سے ان کے شعور میں بھی نہ تھا۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا۔ اور کہے گا۔ میرے وہ شریک کہاں ہیں۔ جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا۔ کہیں گے۔ آج کے دن کافروں کے لیے رسوائی اور برائی ہے۔ فوت ہوتے وقت جب فرشتے ان کی جان نکالنے آتے ہیں۔ وہ جو اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔ پھر وہ فرمابردار بن جائیں گے۔ کہ ہم تو کوئی بُرائی نہیں کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے۔ کیوں نہیں کرتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

علم رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔پس جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ۔تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔یقیناً تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔
اور جب پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے۔کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔تو وہ جواب دیتے ہیں۔''بھلائی'' جنھوں نے احسان کیا۔اُنکے لیے اس دنیا میں نیک بدلہ ہے۔اور یقیناً آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے۔اور پرہیزگاروں کا گھر بہت اچھا ہے۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جس میں وہ داخل ہونگے۔ان کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔اور کچھ وہاں چاہیں گے۔اُنہیں ملے گا۔اس طرح اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو بدلہ دیتا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جب ان کی وفات کے لیے فرشتے آتے ہیں۔ وہ پاک ہوتے ہیں۔فرشتے کہتے ہیں۔تم پر سلام ہو۔اور جنت میں اپنے اعمال کے بدلے داخل ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں ظالم اور احسان کرنے والے کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔ظالم یعنی نافرمان وہ ہے۔جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔جو مطلب وہ بتاتا ہے۔اس کو مان لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے ۔یعنی جو مفسر ظاہر کرتا ہے۔وہ ٹھیک ہے اور جو چھپاتے ہیں۔وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ نام نہاد مفسر بڑا خدا ہے۔اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔یہ شرک ہے۔ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفہ ملتا ہے۔ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا ۔کہ میرے شریک کہاں ہیں۔کافروں کے لیے قیامت ذلیل کر دینے والا دن ہے۔
پرہیزگار کا مطلب ہے۔قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والا۔ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔کہ تم پر سلامتی ہو۔جنت میں داخل ہو جاؤ۔ایک پرہیزگار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ ملتا ہے۔یعنی احسان کرنے والے کو جنت بدلے میں ملے گی۔

سورہ لیل آیت 1 تا 21 پارہ نمبر 30

رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو۔اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تمہاری کوشش بیشک مختلف قسم کی ہے۔جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بدبخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکاتا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو احسان کرنے والا ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ جلد راضی کر لیں گے۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنا مال صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔حالانکہ اس نے لوگوں کا کچھ دینا نہیں ہے۔یعنی کوئی قرضہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ لوگوں کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔

ایک قسم میں وہ لوگ ہیں۔ان کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر ہم نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔ جو بڑا بدبخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکاتا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے دیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔
دوسری قسم کا انسان وہ ہے۔یعنی دوسری قسم کی کوشش کرنے والا وہ ہے۔جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بدبخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکاتا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلی قسم کی کوشش کرنے والا پاک ہونے ولا بھلائی یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہے۔جبکہ دوسری قسم کا بدبخت قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے اوراس سے پھر گیا ہے۔یااس سے منہ موڑ رکھا ہے۔یہ جہنمی ہوگا۔

سورہ صٰافّات آیات 114 تا 122۔پارہ 23

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اوران دونوں کو اوران کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اوران دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلئے واضح کتاب یعنی تورات دی۔احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا جاتا ہے

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں ۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ لقمان آیات 2 تا 5 پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں۔زکوٰۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتا ہے۔نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے۔اور آخرت پر یقین رکھے۔یہ انسان گارنٹی کے ساتھ کامیاب ہونے والا ہے۔یہ کامیابی کا مکمل پیکج ہے۔جو دکھا دیا گیا ہے۔کیا ہم اس پیکج کو جانتے ہیں۔جو رب کا سیدھا راستہ ہے۔کیا ہم سیدھے راستے پر ہیں۔قرآن پاک رحمت ہے۔یعنی قرآن پاک کا صفاتی نام رحمت ہے۔

خواتین وحضرات۔

ہم عموماً ایسی آیات دیکھتے ہیں۔یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔اب ہم نے ایسی آیت دیکھی۔یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی ماننے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ لقمان۔آیات 2 تا 9۔پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردے اوراس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں

سناتے ہیں تا کہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہو گا جو احسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

سورہ حجرات۔آیات 15 تا 18۔پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے۔لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجیے۔کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے آگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجیے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی۔اگر تم سچے ہو۔بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پڑھوں سے کس طرح بات کی ہم وہی لوگ ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے بھی ایمان سے باخبر نہیں ہیں اور دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

سورہ ال عمرآن آیات 133 تا 136 پارہ 4

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض زمین اور آسمانوں جتنا ہے۔جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔جو لوگ خوش حالی اور اور سختی میں خرچ کرتے ہیں۔اور غصے کو پی جاتے ہیں۔اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر لیتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیں۔تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون معاف کر سکتا ہے۔اور وہ علم رکھتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے۔اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور بہت اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں احسان کرنے والے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض زمین اور آسمانوں جتنا ہے۔جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔جو لوگ خوش حالی اور اور سختی میں خرچ کرتے ہیں۔اور غصے کو پی جاتے ہیں۔اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر لیتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیں۔تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون معاف کر سکتا ہے۔اور وہ علم رکھتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے۔اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور بہت اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔یہ احسان کرنے والے لوگوں کی مکمل تعریف ہے۔

سورہ احقاف۔آیات 12 تا 14۔پارہ 26

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) جو اس کی تصدیق کرتی ہے عربی زبان میں ہے تا کہ ظالموں کو ڈرائے اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے۔بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے یہ لوگ جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ

ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوقسم کے لوگ دکھائے۔ایک قسم احسان کرنے والوں کی ہے۔جو کہتے ہیں۔کہ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے یہ لوگ جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے۔دوسری قسم ظالموں کی ہے۔اور قرآن پاک ان کو ڈرانے کے لیے آیا ہے جبکہ احسان کرنے والے کے لیے قرآن پاک خوشخبری ہے۔جبکہ قرآن پاک سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی

سورہ زاریات آیات 15 تا 23 پارہ 26

بیشک پرہیزگار لوگ جنت میں اور چشموں میں ہوں گے۔جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا۔اس کو لیتے ہوں گے۔بیشک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔وہ رات کو تھوڑا سوتے تھے۔اور صبح کے وقت بخش مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں کے لیے اور محروم رہ جانے والوں کے لیے حق ہوتا تھا۔اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں معجزے ہیں۔اور تمھاری زات میں بھی۔پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

اور تمھارے لیے آسمان میں رزق ہے۔اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔پھر قسم ہے رب کی۔بیشک وہ سچ ہے جس طرح تمھارا بولنا سچ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں احسان کرنے والے لوگوں کو دکھایا۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والے اور قرآن پاک پر ایمان لانے والوں کو دکھایا۔کہ ایسے بہترین لوگوں کے لیے آسمان میں رزق ہے۔اور جس کا وعدہ احسان کرنے والے لوگوں سے کیا جاتا ہے۔پھر قسم ہے رب کی۔بیشک وہ سچ ہے جس طرح تمھارا بولنا سچ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ جنت اس طرح سچ ہے۔جس طرح انسان کا بولنا سچ ہے۔جو احسان کرنے والوں کے لیے بنائی گئی ہے۔جہاں احسان کرنے والوں کی روزی ہے۔اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قیامت والے دن بیشک پرہیزگار لوگ جنت میں اور چشموں میں ہوں گے۔جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا۔اس کو لیتے ہوں گے۔بیشک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔

احاطہ کتاب

خواتین وحضرات!

اگر آپ نے ساری کتاب کو پڑھ لیا ہے تو آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے۔کہ قرآن پاک پر ایمان لانے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا صبر کرنے والا اور احسان کرنے والا ہے۔جنت ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر کے جنت کا مہمان بنائیں گے۔جو مسلم بن کر رہے ہوں گے۔یعنی اسلام لائے ہوں گے۔جنہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی باتوں یعنی قرآن پاک کی باتوں کی فرمابرداری میں گزراری ہوگی۔